38521- مسجد میں خارجی لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کرنے چاہیں

سوال

کیا افضل یہ ہے کہ ہم تراویح اور تہجد مسجد کے اندرونی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ادا کریں ، یا کہ خارجی لاؤڈ سپیکر استعمال کریں تاکہ لوگ سڑکوں اور قریبی گھروں میں بھی سن سکیں ؟

پسندیدہ جواب

نماز میں خارجی لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کیے جائیں ، چاہے نماز تراویح ہو یا تہجد یا کوئی اور نماز مثلا نماز فجر یا مغرب یا عشاء ، اس لیے کہ اس پر بہت سے مفاسد مرتب ہوتے ہیں ، مثلا مسجد کے پڑوسیوں کو اذیت وغیرہ .

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ان آخری ایام میں مساجد کے آئمہ خارجی لاؤڈ سپیکر کثرت سے استعمال کرنا شروع کر دیے ہیں جو کہ غالبا میناروں پر لگے ہوتے ہیں ، ایسا کرنے میں جھری نمازوں میں لاؤڈ سپیکر پر قرآت کرنے سے ایک دوسری مساجد پر تشویش ہوتی ہے ، چنانچہ جھری نمازوں میں میناروں پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکروں کے استعمال کا حکم کیا ہے ، حالانکہ اس سے دوسری مساجد پر تشویش ہوتی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" میناروں پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکروں کا جھری نمازوں میں استعمال ممنوع ہے ، کیونکہ اس سے قریبی گھروں اور مساجد والوں کے لیے تشویش ہوتی ہے .

امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے موطا شرح الزرقانی (178) (باب العمل فی القراءۃ) میں عن البیاضی فروۃ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں پر نکلے جو نماز ادا کر رہے تھے اور قرآت میں ان کی آواز بلند تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

" بلاشبہ نمازی اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے ، اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشیاں کرتا ہے ، اور تم میں سے کوئی بھی کسی دوسرے پر قرآن مجید میں آواز بلند نہ کرے "

اور ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے (رات کی نماز میں بلند آواز سے قرآت) کے عنوان کے تحت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو لوگوں کو بلند آواز سے قرآت کرتے ہوئے سنا چنانچہ آپ نے پردہ اٹھایا اور فرمانے لگے :

" خبردار تم میں سے ہر کوئی اپنے رب سے سرگوشیاں کر رہا ہے ، لھذا تم ایک دوسرے کو اذیت سے دوچار مت کرو ، اور قرآت میں ایک دوسرے سے آواز بلند مت کرو "

یا فرمایا : " نماز میں "

ابن عبد البر کہتے ہیں : بیاضی اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث صحیح اور ثابت ہے .

دیکھیں : سنن ابو داود حدیث نمبر (1332).

چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں نماز میں بلند آواز سے قرآت کرنے کی نہی ہے اس طرح کہ دوسروں کو تشویش ہو، اور اس میں اذیت ہے جس سے منع کیا گیا ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کسی ایک کو بھی اس طرح نماز میں بلند آواز سے قرآت کی اجازت نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے لیے اذیت کا باعث بنے، مثلا نمازیوں وغیرہ کے لیے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (61/23).

اور فتاوی الکبری میں ان کا ایک جواب کچھ اس طرح ہے :

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس سے مسجد والوں کو تشویش ہو یا پھر ایسا فعل کیا جو تشویش کا باعث بنے وہ ممنوع ہے" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (350/1).

اور آواز بلند کرنے والا جو وجہ جواز کا دعوی کرتا ہے اس کا جواب دو وجہوں سے ہے :

پہلی وجہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قرآن مجید کی تلاوت میں آواز بلند کرنے سے منع فرمایا، اور بیان کیا کہ اس میں اذیت ہے، اور یہ تو معلوم ہے کہ کسی بھی مؤمن شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد حکم عدولی کا کوئی اختیار نہیں رہتا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور کسی بھی مومن مرد اور عورت اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ واضح طور پر گمراہ ہوا}..

اور یہ بھی معلوم ہے کہ مومن شخص خود بھی راضی نہیں ہوتا کہ اس کی جانب سے بھائیوں کو تکلیف پہنچے.

دوسری وجہ :

جو وجہ جواز وہ پیش کرتا ہے اگر ان کا وجود صحیح ہو تو یہ آواز بلند کرنے والی ممنوعات کے بھی مخالف اور معارض ہے، وہ درج ذیل ہیں :

1- ایسا کرنے سے ممنوعہ کام وقوع ہوتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو ایک دوسرے سے آواز بلند کرنے سے منع فرمایا ہے.

2- نمازیوں وغیرہ دوسرے سامعین جو علمی درس میں شامل ہوں یا پھر حفظ کرنے والوں کے باعث تشویش اور اذیت ہے.

3- قریبی مساجد کے نمازیوں کو اپنے امام کی قرآت سننے میں خلل اندازی ہوتی ہے، حالانکہ انہیں اپنے امام کی قرآت کی سماعت کا حکم ہے.

4-قریبی مساجد میں بعض نمازی رکوع اور سجود میں زیادہ بلند آوازوالے امام کی اقتدا کرنے لگتے ہیں، خاص کر جب مسجد بڑی اور زیادہ نمازیوں والی ہو تو باہر سے آنے والی نماز ان کے امام کے ساتھ خلط ملط ہوجاتی ہے، ہم تک اس کی بہت سی شکایت پہنچی ہیں.

5-ایسا کرنا بعض لوگوں کا مسجد کی طرف جانے میں سستی کا باعث بنے گا؛ کیونکہ وہ امام کی نماز کی ایک ایک رکعت اور ہر جزء کی آواز سنے گا اور یہ سمجھتے ہوئے سستی کرتے گا کہ ابھی تو امام نماز کی ابتدا میں ہے، تو اس طرح وقت جاتا رہے گا حتی کہ نماز کا اکثر حصہ یا ساری نماز ہی فوت ہوجائے گی.

6-جب مقتدی سنیں گے کہ امام آخری رکعت میں ہے تو وہ مسجد میں جانے میں جلد بازی سے کام لیں گے، جیسا کہ اس کا مشاہدہ بھی ہوا ہے، تو اس طرح وہ بلند آواز سن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کام جلد بازی کے مرتکب ہونگے.

7-ہوسکتا ہے وہ گھروں میں یہ قرآت اس حالت میں سنیں کہ وہ لھوولعب اور لغو کاموں میں مشغول ہوں، گویا کہ وہ قاری کو چیلنج کررہے ہیں یہ اس کے برعکس ہے جو آواز بلند کرنے والے نے ذکر کیا ہے کہ گھروں میں بہت سی عورتیں قرآت سن کر مستفید ہوتی ہیں، حالانکہ یہ فائدہ تو قرآن کی کیسٹیں سن کر حاصل ہوسکتا ہے.

اور آواز بلند کرنے والے کا یہ کہنا کہ ہوسکتا ہے یہ بعض لوگوں پر اثر انداز ہو اور وہ مسجد میں آکر نماز ادا کرنے لگیں، اور خاص کر جب قاری کی آواز اچھی اور خوبصورت ہو، یہ بات حق اور سچ ہوسکتی ہے، لیکن یہ انفرادی فائدہ ہے، جو مندرجہ بالا ممنوعات پر مشتمل ہے.

اور عام متفق علیہ قاعدہ یہ ہے کہ:

کہ جب مصالح اور مفاسد آپس میں معارض ہوں تو ان میں سے بڑے اور اکثر کا خیال رکھا جائے گا، تو اس کا جو تقاضا ہو وہی حکم ہوگا، اور اگر برابر ہوں تو پھر مصلحت کے حصول سے مفاسد کو دور کرنا زیادہ اولی ہے.

مسلمان بھائیوں کو میری نصیحت ہے کہ وہ سلامتی کی راہ پر چلیں، اور اپنے ان مسلمان بھائیوں پر رحم کریں جن کی عبادات میں اس بلند آواز سے خلل اور تشویش پیدا ہوتی ہے، حتی کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ انہوں نے کتنی نماز پڑھی ہے، اور کیا کہا نماز میں قرآن مجید کہاں سے پڑھا جارہا ہے، اور کیا دعا کی جارہی ہے.

میرے علم میں ہے کہ ایک شخص امام تھا اور وہ تشھد کی حالت میں تھا اس کے قریب مسجد تھی جہاں سے امام کی قرآت کی آواز سنی جارہی تھی تو وہ شخص بار بار تشھد پڑھنے لگا کیونکہ وہ اسے صحیح طریقہ سے پڑھنے سے عاجز تھا، تو اس طرح خود بھی اور اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کے لیے طوالت کا باعث بن گیا.

پھر جب وہ اس راہ پر چلیں اور میناروں پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکروں میں آواز بلند کرنا ترک کردیں تو ان کے مسلمان بھائیوں پر رحم کے ساتھ ساتھ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل بھی حاصل ہوجائیگا:

فرمان نبوی ہے:

"تم میں سے بعض بعض پر قرآن میں آواز بلند نہ کرے"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"چنانچہ وہ ایک دوسرے کو اذیت سے دوچار نہ کریں، اور قرآت میں ایک دوسرے سے آواز بلند نہ کریں"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے سے دل میں جو سرور لذت ایمانی اور شرح صدر حاصل ہوتا ہے وہ کسی پر مخفی نہیں، اور اس سے نفس کو بھی خوشی حاصل ہوتی ہے. اھ

اور انکا یہ بھی کہنا ہے :

"اور اس سے مسجد نبوی اور مسجد حرام کو استثناء کرنے میں کوئی مانع نہیں، اور اسی طرح جن مساجد میں نماز جمعہ ہوتا ہے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے کچھ نمازی مسجد کے باہر بھی ہوں جو امام کی آواز سننے کے محتاج ہوں، لیکن ایک شرط ہے کہ یہ مسجدیں اتنی قریب نہ ہوں کہ نماز جمعہ میں ایک دوسرے کے لیے تشویش کا باعث بنیں.

اور اگر ایسا ہو تو پھر لاؤڈ سپیکر مسجد کی دیوار پر رکھ لیے جائیں جن سے خطبہ اور نماز کی آواز سنی جائے، اور میناروں والے سپیکروں کو بند کر دیا جائے تا کہ کسی دوسرے کو اذیت دیے بغیر ہی فائدہ حاصل ہو سکے "اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (13/74-96).

واللہ اعلم.